سوال

(314) عورت ایک سے زیادہ شادیاں کیوں نہیں کر سکتی؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عورت کے لیے تین یا چار خاوندوں سے شادی کرنا کیوں جائز نہیں، حالانکہ مرد کے لیے تین یا چار عورتوں سے بیک وقت شادی کرنا جائز ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سب سے پہلی بات تو یہ ہے اس کا تعلق اللہ تعالی پر ایمان کے ساتھ ہے اور پھر سب ادیان بھی اس پر متفق ہیں کہ بیوی کے ساتھ خاوند کے علاوہ کوئی اور کوئی ہم بستری نہیں کر سکتا اور ان ادیان میں بلا تردد سب آسمانی ادیان شامل ہیں۔ جن میں اسلام اور اصل یہودیت و نصرانیت بھی شامل ہے۔

اللہ تعالیٰ پر ایمان اس بات کا متقاضی ہے کہ اس کے شرعی احکام کو تسلیم کیا جائے چاہے ہمیں اس کی حکمت سمجھ میں آئے یا وہ ہماری سمجھ سے بالاتر ہو۔ کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ انسانی مصلحت کی ہر چیز کو جانتے ہیں اور نہایت حکمت والے ہیں۔

مرد کے لیے ایک سے زیادہ بیویاں رکھنے اور عورت کے حق میں ایک سے زیادہ خاوند کی ممانعت کے بارے میں گزارش ہے کہ اس ضمن میں کچھ اُمور ایسے ہیں جو کسی بھی ذی شعور اور صاحب عقل و دانش پر مخفی نہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے عورت کو ایک برتن کی مانند بنایا ہے جبکہ مرد کی حیثیت برتن جیسی نہیں، اس لیے اگر وہ عورت جس سے ایک سے زیادہ مردوں نے ہم بستری کی ہو حاملہ ہو جائے تو اس کے پیدا ہونے والے بچے کا علم ہی نہیں ہو سکے گا کہ بچے کا باپ کسے قرار دیا جائے۔

اس طرح لوگوں کے نسب اور نسلوں میں اختلاط پیدا ہو جائے گا جس کی وجہ سے گھروں کے گھر تباہ ہو جائیں گے اور بچے دھتکار دیئے جائیں گے اور عورت پر وہ بچے بوجھ بن جائیں گے۔ نہ تو وہ ان کی کماحقہ تربیت کر سکے گی اور نہ ہی ان کے کھانے پینے کا بوجھ برداشت کر سکے گی کیونکہ والد کا علم نہیں کہ کون ہے۔

نیز یہ بھی ممکن ہے کہ عورت اپنے آپ کو بانجھ کرنے پر مجبور ہو جائے جو کہ نسل انسانی کی تباہی کا باعث بنے گا۔ پھر اب تو میڈیکلی طور پر بھی یہ ثابت ہو چکا ہے کہ ایک عورت کو ایک سے زیادہ مرد کے استعمال کرنے کی بناء پر ایڈز جیسے مہلک امراض پیدا ہو چکے ہیں۔

اس طرح عورت کے رحم میں ایک سے زیادہ مردوں کے نطفے کے اختلاط سے اس قسم کے خطرناک مرض پیدا ہوتے ہیں اور اسی لیے اللہ تعالی نے مطلقہ یا جس کا خاوند فوت ہو جائے کے لیے عدت مشروع کی ہے کہ اس مدت میں اس کا رحم وغیرہ سابقہ شوہر کے مادہ اور اس گندگی سے پاک صاف ہو جائے جو اس میں نقصان کا باعث بنتا ہے۔

امید ہے کہ اتنا بیان ہی کافی ہے ہم زیادہ طوالت میں نہیں جاتے اور اگر سوال کرنے والے کا مقصد کوئی علمی ریسرچ یا گریجویشن کا کوئی مقالہ وغیرہ ہے تو ہم سائل سے گزارش کرتے ہیں کہ وہ تعدد زوجات اور اس کی حکمت کے موضوع پر تالیف شدہ کتب کا مطالعہ کرے ۔ اللہ تعالیٰ ہی توفیق دینے والا ہے ۔ (شیخ سعد الحمید)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ نکاح وطلاق

ص397

محدث فتویٰ